Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خلیفہ نمبر ۳۳۴

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم چہارشنبہ ۹ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۶ اخاء ۱۳۳۴ھ ش ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ

طبیعت اچھی نہیں

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

یوم اقوام متحدہ کے موقعہ پر پاکستان بھر میں جلسوں کا انعقاد

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ یوم اقوام متحدہ کے موقعہ پر ملک بھر میں جگہ جگہ جلسے ہوئے جن میں کشمیر میں جلد آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کرانے اور اہل کشمیر کو ڈوگرہ راج سے آزادی دلانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ کراچی کے جلسہ عام میں مسٹر یوسف ہارون نے کہا کہ اقوام متحدہ اس مسئلے کو منصفانہ طریق پر حل کرانے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے نکتہ چینی کی کہ اقوام متحدہ چھوٹی قوموں کو نظر انداز کر رہی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ اقوام متحدہ کشمیر میں جلد رائے شماری کرانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے۔

قاہرہ ۲۵ اکتوبر۔ فلسطین میں اقوام متحدہ کے نگران کمیشن کے افسر اعلیٰ میجر جنرل برنز کل نیویارک روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو فلسطین کی صورت حال کے بارے میں رپورٹ پیش کریں گے۔

سان فرانسسکو میں زلزلہ

سان فرانسسکو ۲۴ اکتوبر۔ یہاں کل رات دو منٹ تک زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ کئی مکانوں کو شدید نقصان پہونچا۔ اور ٹیلیفون کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا۔ بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ اس زلزلے نے ۱۹۰۶ء کے زلزلے کی یاد تازہ کر دی ہے۔ جس میں تمام شہر تہ و بالا ہو گیا تھا۔

سیلابوں سے مغربی پاکستان کی معیشت کو جو نقصان پہنچا ہے اسکو پورا کرنے میں مرکزی حکومت ہر ممکن مدد دیگی

حکومت مغربی پاکستان کو گورنر جنرل جناب اسکندر مرزا کی یقین دہانی

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ مغربی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے کل یہاں گورنر جنرل جناب اسکندر مرزا کی صدارت میں اعلیٰ پیمانے پر ایک کانفرنس ہوئی۔ یہ کانفرنس سیلاب کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا اندازہ لگانے اور امدادی کاموں کا جائزہ لینے کے لئے طلب کی گئی تھی۔ کانفرنس میں مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب اور ان کی کابینہ کے تین وزراء (سردار عبد الحمید دستی۔ میاں ممتاز محمد دولتانہ اور کرنل عابد حسین) کے علاوہ ریلیف کمشنر مسٹر آئی یو خان اور بعض دوسرے اعلیٰ سرکاری افسروں نے شرکت کی۔ مسٹر آئی یو خان نے کانفرنس کو بتایا کہ سیلاب کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا ہے۔ اور حکومت نے سیلاب زدگان کی امداد کرنے میں اب تک کیا کچھ کیا ہے۔

گورنر جنرل نے جو سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر چکے تھے۔ صوبے کی حکومت کو یقین دلایا۔ کہ سیلاب کی وجہ سے مغربی پاکستان کی معیشت کو جو نقصان پہنچا ہے مرکزی حکومت اسے پورا کرنے میں ہر ممکن مدد دے گی۔ گورنر جنرل نے ایسی تدابیر اختیار کرنے پر زور دیا۔ جن سے مستقل طور پر سیلابوں کی روک تھام ہو سکے۔ آپ نے آبپاشی کے افسروں سے کہا کہ وہ سیلابوں کی روک تھام کا منصوبہ تیار کریں۔ مرکزی حکومت اس کو عملی جامہ پہنانے میں ہر ممکن مدد دے گی۔ امدادی کاموں میں پولیس شہری دفاع محکمہ تعمیرات عامہ اور بری اور ہوائی فوج نے جس مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا۔ گورنر جنرل نے اس کی تعریف کی۔

شہنشاہ ایران نے معاہدۂ بغداد میں شمولیت کے بل پر دستخط کر دیئے

تہران ۲۵ اکتوبر۔ شہنشاہ ایران نے کل معاہدۂ بغداد میں شمولیت کے متعلق پارلیمنٹ کے فیصلے کی توثیق کر دی۔ ایرانی آئین کے مطابق معاہدے میں شمولیت کا بل شہنشاہ کے دستخط ہونے کے دس روز بعد قانون کی حیثیت اختیار کرے گا۔ یاد رہے ایران معاہدۂ بغداد میں شامل ہونے والا پانچواں ملک ہے۔ اس سے قبل پاکستان۔ ترکی۔ عراق اور برطانیہ اس معاہدے پر دستخط کر چکے ہیں۔

پاکستان میں ملکی ضرورت کے مطابق کافی مقدار میں گیہوں موجود ہے

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ خوراک و زراعت کے مرکزی وزیر مسٹر عبد اللطیف بسواس نے کہا ہے کہ پاکستان میں مزید گیہوں درآمد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ موجودہ ذخیرے ملکی ضرورت کو بآسانی پورا کر سکتے ہیں۔ مسٹر بسواس نے مزید کہا کہ اگر مزید گیہوں درآمد کی گئی۔ تو وہ ذخیرہ کرنے کے لئے منگایا جائے گا تاکہ کسی ناگہانی مصیبت کا مقابلہ کیا جا سکے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ چاول بھی کافی مقدار میں موجود ہے۔

چیکوسلواکیہ سے اسلحہ کی ایک اور کھیپ مصر پہونچ گئی

قاہرہ ۲۵ اکتوبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ چیکوسلواکیہ سے اسلحہ کی ایک اور کھیپ لے کر تین روسی جہاز مصر پہونچ گئے ہیں۔ پہلی کھیپ گزشتہ جمعرات کو مصر پہونچی تھی۔

نیویارک ۲۵ اکتوبر۔ اقوام متحدہ میں جنوبی افریقہ کا نمائندہ جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گیا۔ جنوبی افریقہ کے نمائندہ نے الزام لگایا ہے۔ کہ کمیٹی نسلی امتیاز کی پالیسی پر بحث کر کے ہمارے داخلی معاملات میں دخل دینا چاہتی ہے۔

انتخابات میں مشومی پارٹی کا پلہ بھاری ہے

جاکرتہ ۲۵ اکتوبر۔ انڈونیشیا میں پچھلے مہینے جو انتخابات ہوئے ہیں۔ ان کے ابتدائی سرکاری نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ مشومی پارٹی کا پلہ بھاری ہے۔ اب تک سرکاری نتائج کے مطابق مشومی پارٹی کو دو لاکھ سے زیادہ نیشنلسٹوں کو ڈیڑھ لاکھ ندوۃ العلماء کو ایک لاکھ ۳۶ ہزار اور کمیونسٹوں کو ۹۶ ہزار ووٹ ملے ہیں۔

۲۹ اکتوبر۔ یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۹ اکتوبر کو یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس دن تمام جماعتیں جلسے منعقد کریں۔ اور احسن پیرایہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب واضح کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ مغربی پاکستان معرض وجود میں آچکا ہے اور جماعتی صوبائی نظام اسکے مطابق تبدیل کیا جا رہا ہے۔ جس کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔

غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء

ناجائز تصرفات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ ستمبر ۱۹۵۵ء بمقام احمدیہ ہال کراچی فرمایا تھا۔ اور جو الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ایک معرکۃ الآرا خطبہ ہے۔ اور ایسا ہے جو تمام مسلمانوں کے لئے تبلیغی جدوجہد کے لحاظ سے مشعل راہ سمجھا جانا چاہیئے تھا۔ لیکن جیسا کہ کسی نے بارش کے متعلق کہا ہے۔ ع

در باغ لالہ روید و در شورہ زار خس

یعنی بارش باغوں میں ہو۔ تو گل و لالہ اگاتی ہے۔ لیکن شورہ زار میں خس و خاشاک پیدا کرتی ہے۔ یہی حال اس خطبہ سے چند ایسے لوگوں کا ہوا ہے۔ جو احمدیت کو تنابز بالالقاب کے مرتکب ہو کر بالاصرار قادیانیت لکھتے ہیں۔ اور انہوں نے بجائے ان باموقع نصائح کے قبول کرنے کے جو دردمندانِ اسلام کو تبلیغ کے ضمن میں دی گئی ہیں۔ اور انہیں یورپ میں تبلیغ کے امکانات بتا کر انہیں حقیقی جہاد فی سبیل اللہ کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔ ذرا ذرا سی غیر متعلقہ باتوں میں کیڑے تلاش کرنا ہی اپنا بڑا فرض اور اسلامی خدمت سمجھا ہے۔ چنانچہ روزنامہ "کوہستان" راولپنڈی نے جو ہر وقت مودودی صاحب کی جائز و ناجائز حمایت کرتا رہتا ہے۔ اس عظیم خطبہ میں بیان کردہ بعض ضمنی باتوں کو لے کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر ناحق زہر فشانی کر ڈالی ہے۔ جس کو پڑھ کر ہر صحیح الذہن انسان متحیر رہ جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتانے کے لئے کہ جرمن قوم اسلامی مشنوں میں بڑی دلچسپی لیتی ہے۔ ضمناً بتایا تھا۔ کہ ایک وزیر جو ایک دعوت میں ان کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ وزیر تعمیرات تھا۔ اور اس نے خود بتایا تھا۔ کہ "چونکہ آجکل ہم سب سے زیادہ زور تعمیر پر خرچ کر رہے ہیں۔ اور ہمارے ملک کی طاقت کا بیشتر حصہ تعمیرات پر صرف ہو رہا ہے۔ اسی لئے اب وزیر تعمیرات ہی ہم میں سب سے بڑا وزیر سمجھا جاتا ہے۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی ضمن میں پہلے فرمایا تھا۔ کہ یہاں جرمنی میں جو کام سب سے زیادہ اہم ہو۔ وہ جس وزیر کے سپرد ہو۔ اسی کو پرائم منسٹر سمجھا جاتا ہے۔"

اسی خطبہ میں آگے چل کر یہ بھی بتایا ہے۔ کہ جرمن قوم بڑی محنتی ہے۔ اور انہوں نے جنگ کے بعد اپنے ملک میں سخت محنت کر کے از سرِ نو مکانات تعمیر کر لئے ہیں۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمن قوم کی بعض دیگر خوبیاں بھی بیان فرمائیں۔ مثلاً وہاں کے ایک ڈاکٹر کا حال بیان کیا ہے۔ جو بغیر لالچ کے نہایت جانفشانی سے اپنا کام سرانجام دیتا ہے۔ خطبہ کا ایک بڑا حصہ جرمن قوم کی ایسی قابل تقلید خوبیوں پر مشتمل ہے۔ مگر "کوہستان" کے اسلامی جماعت کے مدیر محترم کا خیال ابھرا ہے تو صرف اسی بات پر۔ ملاحظہ ہو

"اس میں حضرت نے جو نکتہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس کا تو دور دور جواب نہیں۔ کہتے ہیں کہ جرمنی میں وزیر اعظم اس وزیر کو کہتے ہیں۔ جو ملک میں تعمیری کاموں کا وزیر ہوتا ہے۔ مثلاً وزیر تعمیرات جو میرے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ وہ جرمنی کا وزیر اعظم تھا۔

"قادیانیوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جرمنی میں وزیر اعظم کا کوئی عہدہ نہیں۔ وہاں چانسلر ہوتا ہے جس کی ایک کابینہ ہوتی ہے۔ جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنیئر ہیں۔ مرزا صاحب نے جس وزیر اعظم کا ذکر کیا ہے۔ وہ وزیر اعظم نہیں وزیر تعمیرات تھا۔ لیکن چونکہ مرزا صاحب کو اپنی اہمیت بڑھانی مقصود تھی۔ اس لئے انہوں نے وزیر تعمیرات کو ترقی دے کر وزیر اعظم بنا دیا۔"

(روزنامہ کوہستان مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

ذرا غور فرمایئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اہم ترین وزیر کے لئے پرائم منسٹر کا انگریزی لفظ استعمال کر دیا ہے جس کی توضیح بھی آگے آ چکی ہے۔ مگر مدیر محترم بجائے اس کے کہ جرمن قوم کی بیان کردہ خوبیوں سے خود کوئی سبق سیکھتے۔ اور اپنی قوم کی توجہ ایسی خوبیاں اپنانے کی طرف دلاتے۔ آپ نے اپنا تمام کمالِ صحافت چانسلر اور پرائم منسٹر کا فرق بتانے میں صرف کر دیا ہے۔ جب ہمارے صحافیوں کا یہ حال ہے۔ تو قوم کا کیا بن سکتا ہے

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ آپ کو "احمدیت" سے خدا واسطہ کا بیر ہے۔ پھر بھی وہ جو کہتے ہیں۔ کہ نصیحت دیوار پر بھی ہو تو لے لینی چاہیئے۔ اسی کو مدنظر رکھتے۔ مگر آپ نے اسی عیب تلاشی پر ہی تنقید ختم نہیں کی۔ بلکہ ایسی باتیں کہہ ڈالی ہیں۔ جن کا اس خطبہ سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ مثلاً یہ کہ جماعت احمدیہ ایک سیاسی تحریک ہے۔ اس خطبہ کو پڑھ کر ایک نارمل ذہن پر تو یہی اثر پڑ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا امام خواہ کہیں بھی ہو۔ صرف تبلیغ اسلام کے خواب دیکھتا رہتا ہے۔ اور وہ ہر چیز کا صرف اسی واحد زاویہ سے مطالعہ کرتا ہے۔ سیاست کا تو وہم بھی نہیں گزر سکتا۔ مگر معلوم نہیں کوہستان کے مدیر محترم کا ذہن اس طرف کیوں دوڑا ہے۔ جو خطبہ کی روح کے عین متضاد ہے۔

"کوہستان" کے اسلامی جماعت کے مدیر محترم نے ایک ایسی بات بھی کہی ہے۔ جو سراسر جھوٹ ہے اور اس سے ان کی بددیانتی واضح ہو جاتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ

"مرزا صاحب کے اس خطبہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ یورپ اس لئے تشریف لے گئے تھے۔ کہ پاکستانی مسلمانوں کو بدنام کریں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے لندن میں بعض مشہور رائٹر ملنے کے لئے آئے۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ پاکستان کے مسلمان تو ہمیں واجب القتل سمجھتے ہیں۔" (روزنامہ کوہستان مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

حالانکہ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ

"محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم ہم لوگ ہی یورپ میں پھیلا رہے ہیں۔ اور ہمیں ہی مسلمانوں کے نزدیک واجب القتل سمجھا جاتا ہے۔" (خطبہ جمعہ روزنامہ الفضل مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

مدیر صاحب کی بددیانتی یہ ہے۔ کہ عبارت کو بگاڑ کر "مسلمانوں" کی جگہ "پاکستان کے مسلمان" بنا دیا ہے۔ جس سے ان کی غرض پاکستان کے عوام کو احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے؟ یہ ہے اسلامی جماعت کے ایک صحافی کی دیانتداری اور اسلام دوستی۔ اس کے علاوہ جرمنی کے وزیر تعمیرات کے متعلق بھی ہم نے اوپر جو لکھا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گا کہ مدیر کوہستان نے اس میں بھی ناجائز تصرفات کئے ہیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

جیسا کہ الفضل میں اعلان شائع ہو رہا ہے۔ سالانہ اجتماع چند دنوں کے لئے ملتوی کیا گیا ہے۔ معین تاریخوں کا جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اجتماع نہیں ہوگا۔ آپ اجتماع کے چندہ کی ترسیل میں سستی کریں۔ بلکہ اس کے جملہ انتظامات جاری ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ لہٰذا جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور چندہ سالانہ اجتماع سو فیصدی جلد تر پورا کر دیں۔ تاکہ مرکز کو انتظامات میں دقت نہ ہو۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نقشہ ربوہ

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

نظارت ہذا نے پوری احتیاط کے ساتھ ربوہ کا بڑے سائز کا نقشہ شائع کرایا ہے۔ جس میں سڑکوں۔ گلیوں۔ محلہ جات و دیگر مشہور پبلک مقامات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اس نقشہ کے شائع کرانے کی ایک بڑی غرض یہ بھی ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست اس نقشہ کی مدد سے اپنی جائے رہائش تک بآسانی پہنچ سکیں۔ اس سلسلہ میں اس نقشہ سے وہ دوست زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جو جلسہ سالانہ سے پہلے منگوا کر اس کا مطالعہ کر لیں گے۔

نقشہ محدود تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ ضرورت مند احباب کو چاہیئے۔ کہ جلسہ سے پہلے منگوا لیں۔ افراد ۴/ ر۔ دوکاندار اور جماعتیں جبکہ ان کا آرڈر ۲۵ یا اس سے زائد ہو۔ ۳/ ر فی نقشہ کے حساب سے نظارت ہذا سے حاصل کریں۔ ایک آنہ پوسٹیج میں تین نقشے بھیجے جا سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ قیمت کے علاوہ ہوگا۔ تھوڑے نقشوں کی صورت میں قیمت بذریعہ ٹکٹ بھجوائی جا سکتی ہے۔ ٹکٹ ایک آنہ والا ہو۔

خطبہ جمعہ

ایک دوسرے کے دل میں اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی روح کو تازہ رکھو اور اس کے لئے آدمی مہیا کرتے رہو

یورپ میں ایک نئے مشن کے قیام کے متعلق مالی قربانی کا مطالبہ۔ تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے لکھوانے کی تحریک

کام چونکہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سال چندہ تحریک جدید پچھلے سال سے ڈیڑھ گنا ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تازہ خطبہ جمعہ احباب کی خدمت میں فوری طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ حضور نے اس خطبہ میں اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کے علاوہ ایک نئے مشن کے قیام کے متعلق مختلف جماعتوں سے مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اسی طرح تحریک جدید کے نئے سال کے وعدوں کی بھی حضور نے اس خطبہ میں تحریک فرمائی ہے جس کا جماعت کے دوستوں تک جلد پہنچنا ضروری ہے۔ ۳۰ ستمبر، ۷ اکتوبر اور ۱۴ اکتوبر کے خطبات اس کے بعد شائع کئے جائیں گے۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے ۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں دوستوں کو آج پھر

وقف دائمی

کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جن لوگوں کے بچے اعلیٰ تعلیم پا جاتے ہیں۔ ان کو تو باہر کی نوکریوں کی سوجھتی ہے۔ اور جن لوگوں کے بچے تعلیم نہیں پا سکتے۔ وہ "عصمت بی بی از بیچارگی" کے مطابق سلسلہ کی خدمت کے لئے آ جاتے ہیں۔ مگر ہر شخص کی قابلیت الگ الگ ہوتی ہے۔ بے شک ان لوگوں میں سے بھی ایسے افراد نکلتے ہیں۔ جو نہایت چوٹی کے عالم ہوتے ہیں۔ اور ہم ان سے بجا طور پر یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ جب بھی سلسلہ کے لئے

قربانی اور نقطۂ مرکزیہ

کی ضرورت ہوگی۔ وہ اپنے آپ کو آگے لے آئیں گے۔ اور جماعت کو اکٹھا کرنے اور اسے انشقاق سے بچانے کی پوری کوشش کریں گے لیکن اگر وہ لوگ بھی آگے آتے۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے دوہرا احسان کیا ہے۔ اس نے انہیں کھانے پینے کے لئے وافر دیا ہے تو "نور علیٰ نور" ہو جاتا۔ کیونکہ ایسے لوگ اپنے اردگرد کے دوسرے لوگوں پر بھی اچھا اثر ڈال سکتے تھے۔ مگر میں یہ کہہ کر اس طبقہ کی ہتک نہیں کر رہا جو غربا میں سے ہے۔ بلکہ وہ زیادہ تعریف کے مستحق ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی تنگی کی وجہ سے کہہ سکتے تھے۔ کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے سے معذور ہیں۔ لیکن وہ تنگدستی کے باوجود آگے آئے اور

سلسلہ کی خدمت

کے لئے اپنی جانیں پیش کر دیں۔ گویا ایک وہ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے دوہرا احسان کیا۔ لیکن انہوں نے اس احسان کی ناقدری کی۔ اور ایک وہ ہیں جو غریب تھے تنگدست تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن یہ کہہ سکتے تھے۔ کہ اے اللہ ہم خالی ہاتھ تھے۔ لیکن جب بھی تیرے دین کو ہماری خدمات کی ضرورت پیش آئی۔ ہم نے خوشی سے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور ان کی یہ بات خدا تعالیٰ کو یقیناً پیاری لگے گی۔ اور وہ کہے گا تم سچ کہتے ہو۔ ان غداروں پر میں نے

بہت بڑا احسان

کیا تھا۔ مگر انہوں نے میرے دیئے ہوئے اموال سے فائدہ بھی اٹھایا۔ اور پھر وہ ان اموال کی وجہ سے اتنے غافل ہو گئے کہ انہوں نے میرا خیال چھوڑ دیا۔ اور تن پروری شروع کر دی۔ تم یقیناً ان لوگوں سے ہزاروں گنا بہتر ہو۔ اور میرے مقرب ہو بے شک تم دنیا کی نظر میں ذلیل تھے۔ لیکن میری نظر میں تم معزز ہو۔ کہ باوجود مخالف حالات کے اور باوجود اس کے کہ شیطان تمہیں ورغلاتا تھا۔ کہ تمہیں خدا تعالیٰ نے کیا دیا ہے۔ کہ تمہیں اس کے

دین کی فکر

پڑی ہوئی ہے۔ تم نے اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کر دیا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ ان لوگوں پر جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال سے فائدہ اٹھا کر اس سے غداری کی ہے۔ اور پھر اس سے بڑھ کر وہ لوگ جنہوں نے جماعت کے روپیہ سے تعلیم حاصل کی۔ اور پھر اس سے غداری کی۔ ان پر میرے ان خطبوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ مردہ دل ہیں۔ اور مردوں کو کوئی انسان اپنی بات نہیں سنا سکتا۔ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ کہ مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ (سورۃ فاطر ع ۳) تو مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے تھے۔ تو پھر میں کیسے سنا سکتا ہوں۔ پس جن لوگوں کے دل مردہ ہو گئے ہیں۔ انہیں میں نے کیا سنانا ہے۔ مگر جو لوگ زندہ دل تھے۔ وہ بغیر مرے کہنے کے آپ ہی آپ خدمت دین کے لئے جمع ہو گئے۔ اور آئندہ بھی جمع ہوتے چلے جائیں گے۔

ہمارا کام

یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دل میں اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی روح کو تازہ رکھیں۔ اور اس کے لئے آدمی مہیا کرتے رہیں۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں اسلام کی خدمت کی کتنی سچی روح تھی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اسلام کا خادم اور اس کا بوجھ اٹھانے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ آپ کی وفات پر اگر صحابہؓ مایوس ہو جاتے۔ اور خیال کرتے کہ آپ کے بعد

اسلام کا بوجھ

اب کون اٹھائے گا۔ اور منتشر لوگوں کو کون اکٹھا کرے گا۔ اب تو نقطۂ مرکزیہ ہی ختم ہو گیا ہے۔ ابھی اسلام کا بیج ہی ڈالا گیا تھا۔ اور اس کی کونپل بھی نہیں نکلی تھی۔ کہ بانی اٹھ گیا۔ تو اسلام کا کیا بنتا لیکن خدا تعالیٰ کی ان گنت رحمتیں اور برکتیں ہوں حضرت ابوبکرؓ پر کہ وہ اس وقت مسجد میں آ کر مایوس دلوں کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے ان کے سامنے

ایک نکتہ

پیش کیا۔ جو مسلمانوں کو قیامت تک یاد رکھنا چاہیئے اور وہ نکتہ یہ تھا کہ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ (ابن ہشام) کہ تم میں سے جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کیا کرتا تھا۔ اور سمجھتا تھا۔ کہ آپ کی زندگی تک ہی اس سلسلہ نے جاری رہنا تھا۔ اب انہوں نے کس کو خوش کرنا۔ اب کس کی مجلسوں میں لوگ بیٹھیں گے۔ کس کی زیارت اور ملاقات کے لئے انہوں نے یہاں آنا ہے۔ تو ایسے شخص کو پتہ لگ جانا چاہیئے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ اور کچھ وقت کے بعد آپ کی نعش مبارک کو دفن کر دیا جائے گا۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ زندہ ہے۔ اور کبھی نہیں مرے گا۔ کیونکہ منتشر مسلمانوں کو جمع کرنیوالا انہیں دین کی طرف واپس لانے والا ہمیشہ تا ابد زندہ رہنے والا۔

ہمارا خدا

اب بھی موجود ہے۔ اس لئے انہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ۱۳۰۰ سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن اب بھی اللہ تعالےٰ دنیا میں ایسے لوگ کھڑے کرتا رہتا ہے۔ جو منتشر مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرتے اور انہیں یہ نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت اس آواز پر لوگ پھر جمع ہو جاتے۔ اور اسلام کی خدمت میں لگ جاتے ہیں چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلے

حضرت ابو بکرؓ

کھڑے ہوئے اور انہوں نے منتشر لوگوں کو اکٹھا کیا۔ پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اس کے بعد حضرت عثمانؓ کھڑے ہوئے اور ان کے بعد حضرت علیؓ کھڑے ہوئے ان کے بعد متعدد بزرگ آئے۔ اور انہوں نے اسلام کی خدمت کی روح کو تازہ رکھا۔ مثلاً حضرت امام ابو حنیفہؒ کھڑے ہوئے۔ حضرت امام شافعیؒ کھڑے ہوئے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کھڑے ہوئے شبلیؒ کھڑے ہوئے۔ حسن بصریؒ کھڑے ہوئے۔ خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ کھڑے ہوئے۔ سید عبد القادر صاحب جیلانیؒ کھڑے ہوئے۔ شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کھڑے ہوئے بہاؤ الدین صاحب نقشبندیؒ کھڑے ہوئے۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ کھڑے ہوئے۔ نظام الدین صاحب اولیاءؒ کھڑے ہوئے۔ قطب الدین صاحب بختیار کاکیؒ کھڑے ہوئے۔ شیخ فرید الدین صاحب شکر گنجؒ کھڑے ہوئے ان کے علاوہ اور ہزاروں بزرگ دنیا کے مختلف علاقوں میں کھڑے ہوئے۔ جنہوں نے لاکھوں انسانوں کو اسلام میں داخل کیا۔ اور ان کی بدولت آج

کروڑوں مسلمان

صفحۂ ہستی پر موجود ہیں وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی نقل میں یہ کہا کہ — من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کے مونہہ سے نکلے ہوئے اس اہم نکتہ کو یاد رکھا باوجودیکہ ان میں سے کسی کے زمانہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وفات پائے ایک ہزار سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔ اور کسی کے زمانہ میں اس پر گیارہ سو سال گذر چکے تھے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اسلام تمام ادیان پر غالب آجائیگا لیکن دنیا میں ابھی تھوڑے ہی مسلمان تھے۔ کہ آپ فوت ہوگئے۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ اگر مسلمان تھوڑے سے نہ ہوتے تو ہمیں خدمت کا موقعہ کیسے ملتا وہ لوگ اسلام سے بدظن نہ ہوئے بلکہ انہوں نے

خدا تعالےٰ کا شکر

ادا کیا کہ ابھی اسلام کا کام باقی ہے جسے ہم پورا کریں گے چنانچہ وہ دین کی خدمت میں مشغول ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں کہ مجھ سے پہلے مختلف لوگوں کے سامنے خدا تعالےٰ نے پیالے رکھے اور اب آخر میں وہ پیالہ میرے سامنے رکھا گیا ہے۔ آپ کسی بڑے پیر کے مرید نہیں تھے۔ اور نہ ہی آپ نے مروجہ دنیوی علوم حاصل کئے۔ لیکن آپ ہی کی وجہ سے اب ساری دنیا میں تبلیغ ہو رہی ہے اور سینکڑوں لوگ اسلام کو قبول کر رہے ہیں۔ اگر تمہیں بھی یہ خیال آتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی دنیا میں آئے اور گذر گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی دنیا میں آئے اور گذر گئے لیکن اسلام کو ماننے والے ابھی دنیا میں تھوڑے ہی ہیں۔ تو میں تمہیں کہونگا کہ تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ اگر دنیا کے بسنے والے سب مسلمان ہوتے تو ہمیں اسلام کی خدمت کا موقعہ کیسے ملتا۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ ابھی دنیا میں ایسے لوگ باقی ہیں جنہوں نے اسلام کو قبول نہیں کیا اب ہم انہیں مسلمان بنائیں گے۔ پس گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں لوگ آتے ہیں اور مرتے ہیں۔ لیکن مومن اپنے ایمان کی وجہ سے ہمیشہ اسلام کی زندگی اور اسکے دوبارہ عروج کا باعث بنتے رہتے ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

قدرت ثانیہ

دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ اس کے معنے یہی ہیں کہ جو لوگ حقیقی ایمان اپنے اندر رکھتے ہوں گے وہ کسی مرحلہ پر بھی مایوس نہیں ہوں گے۔ بلکہ کہیں گے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے تو کیا ہوا ہم دنیا میں موجود ہیں جو منتشر لوگوں کو دوبارہ اکٹھا کرنے والے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے۔ تو بعض پرانے احمدیوں کے دلوں میں بھی شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے میری عمر اس وقت ۱۹ سال کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے معاً میرے دل میں ایک بات ڈالی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد مبارک سامنے پڑا تھا۔ میں دوڑ کر اس کے پاس گیا۔ اور آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر میں نے اللہ تعالےٰ سے کہا کہ اے خدا! تیرا یہ مامور دنیا میں آیا تھا۔ تو نے اس سے بہت بڑے بڑے وعدے کئے تھے۔ کہ اسلام ساری دنیا میں پھیلے گا۔ لیکن ہوا یہ کہ ابھی

اسلام کی دوبارہ اشاعت

پوری طرح شروع بھی نہیں ہوئی تھی۔ کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ اور بعض لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اے میرے خدا! میں تیرے مامور کے سرہانے کھڑے ہو کر تیری ہی قسم کھا کر یہ عہد کرتا ہوں کہ چاہے سارے لوگ مرتد ہو جائیں۔ میں اسلام کو نہیں چھوڑوں گا۔ اور جب تک میں اسے دوبارہ دنیا میں قائم نہ کر لوں سانس نہیں لوں گا۔ اب دیکھو خدا تعالےٰ نے مجھ سے کتنا بڑا کام لیا ہے۔ اگر یہ تحریک دنیا میں جاری رہے اور ایسے مومن پیدا ہوتے رہیں۔ جو ہر خطرہ اور ہر مصیبت کے وقت کہیں۔ کہ اے خدا۔ اس زلزلہ اور مصیبت کی وجہ سے خواہ ساری جماعت مرتد ہو جائے میں تیرے دین کے لئے اپنی جان پیش کرونگا اور اس وقت تک سانس نہیں لوں گا۔ جب تک کہ اسلام کو پھر دوبارہ دنیا میں قائم نہ کر لوں تو

اسلام کی اشاعت

بہت جلد ہو سکتی ہے۔ یہ ایک اخلاص سے نکلا ہوا فقرہ تھا جو مجھ جیسے انسان کے منہ سے نکلا۔ جس کے پاس دنیا کی کوئی ڈگری نہ تھی۔ لیکن یہ فقرہ کتنا برکت والا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے لفظ بلفظ پورا کر دیا اور اب غیر ممالک میں جو اسلام کا نام لیا جاتا ہے۔ وہ صرف میری وجہ سے ہی لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ میرا اجارہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص چاہے وہ کتنا کمزور ہو وہی کام کر سکتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے مجھ سے لیا۔ بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ کام کر سکتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ یہ جوش دائماً قائم رکھا جائے۔ جیسے میں بار بار تم سے کہتا ہوں۔ کہ اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں پیش کرو۔ تم بھی یہ بات دوسروں سے کہتے چلے جاؤ۔ اور رات کو علیحدگی میں اللہ تعالےٰ سے یہ اقرار کرو کہ اے خدا! اسلام پر ایک

نازک وقت

آیا ہوا ہے اور مصیبت کا دور ابھی ختم نہیں ہوا اے خدا ہم تیری ہی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ کہ چاہے کچھ ہو جائے ہم تیرا نام بلند رکھیں گے اور اسلام کی اشاعت سے کبھی غافل نہیں ہوں گے۔ پھر تم دیکھو گے کہ خدا تعالےٰ کی برکتیں تم پر کس طرح نازل ہوتی ہیں میرے زمانہ میں جماعت میں اختلاف بھی ہوا اور مختلف اوقات میں جماعت میں عہدے تقسیم کرنے کے مواقع بھی آئے۔ لیکن میں نے کبھی بھی جنبہ داری سے کام نہیں لیا اور میں نے کبھی اسبات کی پرواہ نہیں کی کہ میرے خاندان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ یا فائدہ بلکہ میں نے صرف ایک ہی چیز دیکھی کہ کسی نہ کسی طرح جماعت اکٹھی رہے۔ یہی جذبہ تم اپنے اندر پیدا کرو۔ اور دنیا پر نگاہ نہ رکھو۔ بلکہ اللہ تعالےٰ جو کچھ دیتا ہے وہ لے لو۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اسلام کی اشاعت کا کام شروع کیا۔ تو اس بات کا خیال نہیں کیا کہ آپ کھائیں گے کہاں سے۔ اللہ تعالےٰ نے خود بخود لوگوں کے

دلوں میں تحریک

کی کہ وہ جائیں اور آپ کی خدمت میں نذرانے پیش کریں اس کی خبر اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً بھی دیدی تھی۔ چنانچہ اس نے فرمایا کہ ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۳) یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ پھر تم کیوں ڈرتے ہو کہ جماعت کا خزانہ کمزور ہے ہم کھائیں گے کہاں سے تم بھی اپنے اندر وہ روح پیدا کرو۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کی تھی۔ اس کے بعد تمہیں مانگنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ اللہ تعالےٰ آپ ہی آپ ایسے لوگوں کو کھڑا کر دیگا۔ جو تمہارے سامنے اپنی کمائی پیش کریں گے۔ اور وہ بھی اس طرح پیش نہیں کریں گے کہ وہ تم پر کوئی احسان کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ عاجزانہ نگاہوں سے تمہاری طرف دیکھیں گے اور درخواست کریں گے کہ تم ان نذرانوں کو قبول کر لو تاکہ ان کی اور ان کے خاندان کی نجات ہو جائے۔ اور ان کے اموال میں برکت ہو۔ پس اگر

انجمن کا خزانہ

کمزور ہے تو گھبراؤ نہیں خدا تعالےٰ تمہیں آسمان سے تنخواہ دے گا بالکل اسی طرح جس طرح اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تنخواہ دی۔ اور ان کے طفیل

ہمیں بھی پالا۔ اور آئندہ کے لئے بھی ہماری اُسی پر نگاہ ہے۔ میں نے آج تک کسی سے نہیں مانگا۔ کئی دفعہ دوستوں نے نہایت اخلاص سے کہا بھی کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ آپ اپنی مرضی کی کوئی چیز بتائیں جو ہم آپ کو بطور نذرانہ پیش کریں۔ لیکن میں نے ہمیشہ انکار کیا۔ اور کہا کہ یہ تو مانگنا ہے۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ ہاں جو کچھ تم خود بخود لاؤ گے۔ اسے میں قبول کر لوں گا۔ تم بھی اگر

اخلاص سے کام لو

تو تمہارے لئے بھی خدا تعالیٰ اسی قسم کے سامان پیدا کر دے گا۔ تم اس بات سے مت گھبراؤ۔ کہ لوگ دنیا دار ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بہت سے لوگ دنیا دار تھے۔ لیکن آخر جماعت میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے۔ جن کے اندر یہ جوش پایا جاتا تھا۔ کہ وہ آپ کی خدمت میں نذرانے پیش کریں۔ اور درخواست کریں۔ کہ آپ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ تا ان پر خدا تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ میں نے پچھلے خطبات جمعہ میں جو

وقف کی تحریک

کی تھی میں خوش ہوں۔ کہ اس پر جماعت کے مختلف نوجوانوں کی طرف سے جن میں سے بعض چھوٹی تعلیم والے ہیں۔ اور بعض بڑی تعلیم والے ہیں۔ درخواستیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ میں نے جو خاندانی طور پر وقف کرنے کی تحریک کی تھی۔ اس سلسلہ میں ایک درخواست مولوی ابوالعطاء صاحب کی طرف سے آئی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ میں کوشش کروں گا۔ کہ ہمارے خاندان میں سے کوئی نہ کوئی نوجوان وقف زندگی کے لئے آگے آتا رہے۔ ذاتی طور پر وقف کے سلسلہ میں بھی بہت سے نوجوانوں کی طرف سے درخواستیں آئی ہیں۔ ان میں سے ایک درخواست چودھری فرزند علی صاحب (جو یہاں کے جنرل پریذیڈنٹ ہیں) کے ایک لڑکے کی طرف سے ہے۔ جو اس وقت ایم۔اے کی کلاس میں تعلیم حاصل کر رہا ہے ایک درخواست صالح الشبیبی انڈونیشین کی ہے۔ جو یہاں ایک عرصہ تک تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے واپس جا کر ملازمت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ اب میں اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرتا ہوں۔ باقی لوگوں میں سے بھی جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے۔ انہیں اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہئیں۔ پھر جو لوگ سلسلہ کے لئے زندگی وقف کرنے کے قابل نہیں وہ ایسے لوگوں کو وقف میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ جو سلسلہ کے کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ

فلیبلغ الشاھد الغائب

کہ جو حاضر ہیں وہ ان لوگوں تک بھی یہ باتیں پہنچا دیں۔ جو یہاں موجود نہیں۔

فرُبّ مبلّغ اوعیٰ من سامع

کیونکہ بسا اوقات جو لوگ موجود نہیں ہوتے۔ وہ سننے والے کی نسبت بات کو زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ (المواھب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۰) پس جو لوگ تجارتوں اور کارخانوں وغیرہ کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔ یا گورنمنٹ کے دفاتر میں کام کرتے رہے ہوں۔ ان کو تحریک کریں کہ وہ اپنے کاروبار اپنے بیٹوں کے سپرد کر دیں۔ اور سلسلہ کی خدمت کریں۔

اسی طرح میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ احباب

ربوہ میں انڈسٹری

شروع کریں۔ تا کہ یہاں آ کر غریب لوگ بھی بس سکیں۔ پہلے میں نے سلسلہ کو کہا تھا۔ کہ وہ انڈسٹری اپنے ہاتھ میں رکھے۔ لیکن چونکہ ہمارے کارکنوں کو تجربہ نہیں۔ اور وہ اس کام کو سنبھال نہیں سکتے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو مخلص دوست یہاں کام کرنا چاہیں۔ انہیں کام کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

ایک بات میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم یورپ میں

ایک نیا مشن

کھولنا چاہتے ہیں۔ ہمیں ایک نئے علاقہ کا پتہ لگا ہے۔ جس کی وجہ سے تین چار اور ملکوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ اور وہ ناروے سویڈن اور فن لینڈ ہیں۔ آگے ان کا اثر ڈنمارک اور جرمنی پر پڑتا ہے۔ اور پھر آگے ہالینڈ پر اثر پڑتا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ وہاں مشن کھولا جائے۔ اس دفعہ میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ مشن ان جماعتوں کے نام پر کھولا جائے۔ جو اس کو چلانے کے اخراجات ادا کریں۔ اس مشن پر ۱۹-۲۰ ہزار روپیہ

سالانہ خرچ کا اندازہ

ہے۔ میں نے تجویز کی ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید کے علاوہ جماعتہائے امریکہ کوشش کریں۔ کہ اس مشن کے لئے تین ہزار روپے دیں۔ تین ہزار روپے جماعت ہائے افریقہ، شام اور عدن دیں۔ تین ہزار روپیہ لجنہ اماء اللہ دے۔ سات ہزار روپیہ پنجاب کی جماعتیں دیں۔ جن کے صدر مرزا عبدالحق صاحب ہیں۔ ابھی میں سے ضلع راولپنڈی کو میں نکال لیتا ہوں۔ تین ہزار روپیہ کی رقم بلوچستان۔ سرحد اور ضلع راولپنڈی کی جماعتیں دیں۔ تین ہزار روپیہ کی رقم متفرق احباب دیں۔ جو مرکز میں براہ راست چندہ بھجواتے ہیں اس طرح امید ہے کہ

بیس اکیس ہزار روپیہ کی رقم

اکٹھی ہو جائے گی۔ اس مشن کے ہیڈ کوارٹر پر جو بورڈ لگایا جائے گا۔ اس پر یہ لکھ دیا جائیگا۔ کہ اس مشن کو جماعتہائے احمدیہ امریکہ افریقہ شام۔ عدن۔ لجنہ اماء اللہ پنجاب۔ سرحد بلوچستان ضلع راولپنڈی اور متفرق احباب چلا رہے ہیں۔ اسی طرح آئندہ بھی جتنے نئے مشن کھولے جائیں گے۔ انہیں علاقہ وار تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور ان پر اس علاقہ کا نام لکھا جائے گا۔ جو اسے چلا رہا ہوگا۔ تا کہ دوستوں کو دعاؤں کی تحریک ہوتی رہے۔ یہ رقم جو میں نے مقرر کی ہے۔ ابھی تھوڑی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ جب دوست اس نیک کام میں حصہ لیں گے۔ تو خدا تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دیگا۔ اور جماعت کو بڑھانا شروع کر دے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں چندہ بھی بڑھ جائے گا۔ اگر خدا تعالیٰ

امریکہ کی جماعت

کو بڑھانا شروع کر دے۔ تو وہ بہت سا بوجھ اٹھا سکتی ہے۔ اگر وہاں جماعت بڑھ جائے۔ اور اس کی تعداد دو ہزار ہو جائے۔ تو اس کا چندہ دو لاکھ ڈالر یعنی دس لاکھ روپے تک پہنچ سکتا ہے۔ اور وہ بڑی آسانی سے

دو تین مشنوں کا بوجھ

اٹھا سکتی ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ اس کی تعداد پانچ چھ ہزار کر دے۔ تو صرف امریکہ کی جماعت یورپ کے سارے مشنوں کو چلا سکتی ہے۔ میں نے امریکہ کے مبلغ خلیل احمد صاحب ناصر جو آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ پہلے بھی کہا ہے۔ اور آج پھر انہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ

امریکہ کی جماعت کا چندہ

بڑھانے کی کوشش کریں۔

انڈونیشیا میں بھی ہماری بڑی جماعت ہے۔ میں نے اپنے ایک لڑکے کو وہاں بھیجا تھا۔ اور میری غرض یہ تھی۔ کہ وہ جماعت جلد جلد ترقی کرے لیکن اس کی تعداد میں ابھی توقع کے مطابق زیادتی نہیں ہوئی۔ جماعت بے شک بڑھی ہے۔ لیکن بہت تھوڑی بڑھی ہے۔

جماعت انڈونیشیا

کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کرے۔

اب میں

تحریک جدید

کے چندہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ چونکہ میں کمزور ہوں۔ اس لئے میں اس چندہ کے متعلق کوئی لمبی تقریر نہیں کر سکتا۔ اس چندہ کی تحریک ہر سال نومبر کے آخر میں کی جاتی ہے۔ لیکن اس دفعہ نومبر کی بجائے میں آج ہی اس کی تحریک کر دیتا ہوں۔

میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے لینے کے ذمہ دار ہر جماعت کے امیر اور صوبائی امیر ہیں۔ مجھ میں زیادہ بولنے اور لمبی تقریر کرنے کی ہمت نہیں یہ

خدا تعالیٰ کا فضل

ہے۔ کہ میں کچھ بول لیتا ہوں۔ ورنہ جب مجھ پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ میں کھڑا بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے بعد میں دو سوٹیوں کے سہارے چل سکتا تھا۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سوٹی کے بغیر ہی میں چل لیتا ہوں۔ بہرحال میری صحت ابھی اس قابل نہیں۔ کہ میں لمبی تقریر کر سکوں۔ **میں ہر جماعت کے امیر کے ذمہ یہ بات لگاتا ہوں کہ وہ دفتر سے اپنی جماعت کے پچھلے سال کے وعدوں کی لسٹ لے لے۔ اور کوشش کرے کہ اس سال کے وعدے پچھلے سال سے زیادہ ہوں۔ اور مجھے اطلاع بھجوائے۔ کہ انہوں نے پچھلے سال کے وعدوں پر کس قدر زیادتی سے نئے سال کے وعدے لکھوائے ہیں۔** کام چونکہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس سال چندہ تحریک جدید پچھلے سال سے ڈیوڑھا ہو۔ تم کہو گے کہ ڈیوڑھا چندہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ میں کہوں گا۔ کہ تم ڈیوڑھے ہو جاؤ۔ تو چندہ بھی ڈیوڑھا ہو سکتا ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مخدوم نذیر احمد صاحب ایم ایس سی جو عرصہ چار پانچ سال سے بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ آج کل میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ ان کو جلد صحت کاملہ حاصل ہو جائے۔

(عبدالرحمٰن شاکر ربوہ)

(۲) میرے بھائی مکرم منیر احمد صاحب کچھ عرصہ سے ایک بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(لیاقت احمد ٹی آئی کالج ربوہ)

بلکہ اگر تم ڈیڑھ ہزار گنا ہو جاؤ تو پھر کوئی مشکل ہی نہیں رہتی صرف ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ جہاں تم خود اس تحریک میں حصہ لو وہاں اپنے بیوی بچوں کو بھی اس خدمت میں شامل کرو۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ یہ لوگ جو جماعت میں باقاعدہ شامل نہیں ہیں لیکن چاہتے ہیں کہ وہ بھی

تبلیغ اسلام

کے کام میں شریک ہوں تم ان کے پاس بھی جاؤ اور ان سے چندہ لو تاکہ تحریک جدید کی مشکلات دور ہوں۔ آج ہی مجھے پتہ لگا ہے کہ اس سال تحریک جدید کا چندہ پچھلے سال سے کم آیا ہے اور دفتر اس قابل نہیں کہ وہ اپنے کارکنوں کو گزشتہ ماہ کی تنخواہیں بھی دے سکے۔ حالانکہ یہ کام تو اس طرح ہونا چاہیئے کہ ہر سال دفتر تبشیر اپنے مشنوں کی تعداد میں اضافہ کرتا جائے لیکن چندہ پوری مقدار میں جمع نہیں ہوتا جس کی وجہ سے مجھے

نئی سکیم

جاری پڑی ہے امریکہ والے اگر کوشش کریں تو ان کے چندوں میں کافی زیادتی ہو سکتی ہے۔ ضرورت صرف جنون کی ہے۔ اگر تمہارے اندر کام کرنے کا جنون پیدا ہو جائے تو یہ مشکلات آپ ہی آپ دور ہو جائیں گی۔ لنڈن میں بھی ہمارا بہت

پرانا مشن

ہے۔ لیکن ابھی تک وہ اپنا بوجھ خود نہیں اٹھا سکا اب وہ اس بارہ میں کوشش کرنے لگے ہیں۔ آجکل لنڈن مسجد کے امام مولود احمد صاحب ہیں جو بہت نیک نوجوان ہیں خدا تعالیٰ انہیں اس کام کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہالینڈ مشن کے مبلغ کو بھی چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے کہا تھا کہ تم نو مسلموں سے چندہ لو۔ میں انہیں اسی وقت احمدی سمجھوں گا جب وہ چندہ دینا شروع کر دیں گے۔ اور یہ بات بالکل درست ہے۔ مبلغوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم ان کے کام کو اس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک کہ ان کے نو مسلم چندہ بھی نہ دینے لگیں۔ مجھے یاد ہے ایک شخص کو شروع زمانہ خلافت میں ایک شخص نے چندہ کی تحریک کی تو اس نے کہا میں چندہ نہیں دے سکتا میں نے سنا تو اس کارکن کو ہدایت دی کہ تم اس سے کہو کہ تم صرف آٹھ آنے ہی دے دیا کرو۔ لیکن کچھ نہ کچھ ضرور دیا کرو۔ آہستہ آہستہ اسے

چندہ دینے کی عادت

پڑ جائے گی۔ چنانچہ اس نے آٹھ آنے چندہ دینا شروع کیا۔ مگر پھر ایک وقت ایسا آیا کہ اس نے ہزاروں روپے چندہ دیا۔ اسی طرح

جماعت میں اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے وصیت کی اور پھر کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے درخواست کی کہ ہمیں پندرھویں یا سولھویں حصہ کی وصیت کی اجازت دیدی جائے اور ہم نے انہیں اجازت بھی دیدی۔ لیکن بعد میں انہوں نے لکھا کہ ہم سمجھتے ہیں ہم سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے اور اس کی تلافی کے لئے اب ہماری نویں حصہ کی وصیت قبول کی جائے پس جو خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے اس کا قدم قربانیوں کے میدان میں بڑھتا چلا جاتا ہے تم بھی دوسروں میں اس چندہ کی تحریک کرو تاکہ مشنوں کو اور زیادہ ترقی دی جا سکے اس وقت بیرونی ممالک کی جماعتوں میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو بڑے شوق سے چندہ دیتے ہیں۔ مثلاً امریکہ والے ہیں یہ لوگ دیر سے آگے آئے ہیں لیکن چندہ دیتے ہیں اگر وہاں جماعت زیادہ پھیل جائے تو وہ

یورپ کے مشنوں کا بوجھ

اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے صحیح رنگ میں جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔

پس تم اپنے چندوں کو بڑھاؤ لوگوں کے پاس جا جا کر ان سے وعدے لکھواؤ اور بغیر میری تحریک کے نومبر کے آنے سے پہلے اپنے چندے پچھلے سال سے زیادہ کر لو۔ پھر لقا سے بھی ادا کرو۔ اگر تم یہ کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نازل ہوگا۔ اور میری دعائیں بھی تمہیں ملیں گی۔ پھر جب جماعت کا بوجھ دور ہوگا۔ تو مجھے بھی راحت ہوگی۔ ڈاکٹروں نے مجھے بار بار کہا ہے، کہ کوئی گھبراہٹ والی بات آپ کے پاس نہیں آنی چاہیئے۔ لیکن اگر تم خود ہی گھبراہٹ والی باتیں میرے پاس لے آؤ تو میں کیا کروں۔ کیا میں

اسلام کی محبت

کو نظر انداز کر سکتا ہوں۔ کیا میں اس کی اشاعت کے فرض سے غافل ہو سکتا ہوں۔ غالب نے کہا ہے ؎

گو ہاتھ کو جنبش نہیں۔ آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

(دیوان غالب)

پس بے شک میں کمزور ہوں، لیکن جب تک میرا دماغ کام کرتا ہے، اسلام کے غلبہ کے خیالات میرے دماغ سے نہیں جا سکتے۔ چندہ زیادہ آئے گا۔ تو میری تشویش بھی کم ہوگی۔ اور تشویش کم ہوگی۔ تو بیماری کم ہوگی۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے سلسلہ میں مجھے راحت میسر آ جائے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی گھبراہٹ والی بات نہ ہو۔ تو آپ کو پوری صحت ہو جائیگی۔ اور گھبراہٹ مجھے اس وقت ہوتی ہے۔ جب مجھے اسلام کے راستہ میں مشکلات نظر آتی ہوں پس

میری صحت

تمہاری جدوجہد اور تمہارے ایمان سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ایمان کو مضبوط کر لو۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہو۔ تو میری صحت بھی ترقی کر سکتی ہے۔ گو ڈاکٹروں نے مجھے کہا ہے، کہ میں اب سات سات گھنٹے بھی تقریر کر سکتا ہوں، لیکن میری اپنی حالت یہ ہے۔ کہ میں جمعہ کا خطبہ دیتا ہوں۔ تو اس کا بھی میری طبیعت پر اثر پڑتا ہے۔ پھر جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ اسلام خطرہ میں ہے۔ اور جماعت میں اس کے لئے قربانی کی ابھی پوری روح پیدا نہیں ہوئی۔ تو میرا دل بیٹھ جاتا ہے۔ اور مجھے گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ پس میری یہ گھبراہٹ اپنے لئے نہیں بلکہ خدا اور اس کے رسول کے لئے ہے۔ اور میں اسے اپنے

ایمان کا جزو

سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں اسے کیسے دور کروں۔ اور میں اپنے ایمان کو ڈاکٹروں کی خاطر کس طرح قربان کر دوں۔

خطبہ کے آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان بھی اپنے حصہ کے طور پر ایسا کر سکتی ہیں کہ تین سو روپے سالانہ یا ایک سو روپیہ سالانہ ہی ادا کر کے اس نئے مشن کے اخراجات میں شریک ہو جائیں۔

اسی طرح مشرقی بنگال کے احباب بھی پانچ سو روپیہ سالانہ دے کر اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ تین ہزار روپیہ کی حد میں بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

زندگی وقف کرنے والوں کیلئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جو احباب اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ ایسے تمام احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ وقف کی درخواست بھجواتے ہوئے اپنی عمر۔ تعلیم اور دینی معلومات۔ گزارہ کی موجودہ صورت اور افراد خاندان۔ عملی تجربہ کی نوعیت وغیرہ بھی تحریر فرما دیا کریں۔ تا ان کی درخواست پر کارروائی میں آسانی ہو۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

قابل فروخت کار

صدر انجمن احمدیہ کی ایک کار موسومہ ٹاٹر ایلین قابل فروخت ہے جس کے کوائف درج ذیل ہیں۔ جو احباب اس کی خرید کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(۱) یہ کار جرمنی میڈ ہے (۲) اس کا سنہ ۱۹۵۳ء کا ماڈل ہے (۳) یہ کار سترہ ہارس پاور کی ہے۔ (۴) یہ کار چار دروازوں اور پانچ سیٹوں والی ہے۔ (۵) یہ کار تیز رفتار اور اچھی حالت میں ہے۔ (۶) اس کے ٹائر ٹیوب اچھی حالت میں ہیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (۴)

اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے مندرجہ ذیل ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند احباب اپنا اپنا ٹنڈر دے کر ممنون فرمائیں۔ ٹنڈروں کی آخری میعاد ۲۷-۱۱-۵۵ ہوگی۔ نوٹ۔ یہ ضروری نہ ہوگا کہ کم نرخ والے ٹینڈر کو ہی ٹھیکہ دیا جائے۔

(۱) ٹھیکہ نانبائیاں (۲) ٹھیکہ پرچہ کٹوائی (۳) ٹھیکہ آٹا گوندھائی (۴) ٹھیکہ بہشتیاں (۵) ٹھیکہ روشنی (۶) ٹھیکہ بڑا گوشت (۷) ٹھیکہ چھوٹا گوشت (۸) ٹھیکہ صفائی (۹) ٹھیکہ باورچیاں۔

افسر جلسہ سالانہ ربوہ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

اقوام متحدہ کے دس سال

ماضی کی کارگزاریوں پر ایک نظر

ادارہ اقوام متحدہ آج اپنی عمر کے دس سال پورے کرے گا۔ اس دس سال میں اقوام متحدہ نے اپنے ارکان میں ہم آہنگی پیدا کر کے بعض مشترکہ مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اقوام متحدہ کی حیثیت ایک حکومت کی نہیں ہے۔ اس کا کام اپنے ارکان کے لئے قوانین بنانا نہیں ہے۔ مگر اس نے ایسے وسائل ضرور مہیا کر دیئے ہیں جنہیں دنیا کی قومیں اپنی حکومتوں کے ذریعے بروئے کار لا کر آپس میں تعاون کر سکتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اقوام متحدہ نے بارہا ان توقعات کو پورا نہیں کیا جو اس کے معرض وجود میں آنے کے وقت اس سے وابستہ کی گئی تھیں۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ قوت اور نظریات کی جس شدید کشمکش نے مختلف قوموں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر رکھا ہے۔ وہ اکتوبر ۱۹۴۵ء کے مقابلہ میں آجکل زیادہ واضح ہو چکی ہے لیکن اقوام متحدہ آج بھی بنی نوع انسان کی امیدوں کی واحد آماجگاہ ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد آج بھی یہی ہیں کہ دنیا میں امن، انصاف اور انسانی فلاح کا دور دورہ ہو۔ اور یہی ایک ایسا ادارہ ہے جو عالمی امن کا محافظ اور ضامن ثابت ہو سکتا ہے۔ گذشتہ دس سال میں اسے بارہا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کئی بار اس نے فوری اقدامات کرنے میں تاخیر کی ہے۔ لیکن اس نے کچھ کارنامے بھی سر انجام دیئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے قیام سے قبل جنگ کا خاتمہ عموماً اس وقت ہوتا تھا۔ جب ایک فریق رحم کے لئے چیخ اٹھتا تھا۔ لیکن گذشتہ دس سال میں اقوام متحدہ کی مساعی کے طفیل جنگ کے شعلوں کو پھیلنے سے پہلے ہی بجھا دینے میں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر انڈونیشیا اور ہالینڈ میں سمجھوتہ اور مقدم الذکر کی آزادی اسی عالمی ادارے کی مرہون منت ہے۔ عربوں اور اسرائیل کی جنگ بھی اقوام متحدہ کی اپیل پر ختم ہوئی اور اسی کے مبصر مناقشۂ جنگ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ جون ۱۹۵۰ء میں جمہوریہ کوریا پر حملے کا جواب دینے کے لئے بھی اقوام متحدہ نے فوری کارروائی کی۔

اقوام متحدہ نے اپنے معرض وجود میں آنے کے بعد ہی سے تخفیف اسلحہ کے لئے مساعی شروع کر دی تھیں۔ لیکن بڑی طاقتوں میں اختلاف کی وجہ سے کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کیا جا سکا لیکن ۱۹۵۴ء کے آخر میں کامیابی کے امکانات کافی روشن ہو گئے ہیں اور جنرل اسمبلی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ پانچ طاقتوں میں گفت و شنید کا طریق کار کیا ہونا چاہیئے۔ اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ تجویز بھی منظور کی ہے کہ ایٹمی توانائی کے پر امن استعمال سے ساری دنیا کو مستفید کرنے کے لئے ایک خاص ادارہ قائم کیا جائے جنیوا کی حالیہ ایٹمی توانائی کانفرنس اسی ادارے کے تحت منعقد ہوئی تھی۔ پناہ گزینوں سے متعلق اقوام متحدہ کا ہائی کمشنر بیس لاکھ سے زیادہ لوگوں اور آٹھ لاکھ اسی ہزار عرب مہاجرین کی دیکھ بھال کر رہا ہے کوریا کی تعمیر نو کا کمیشن اس ملک کے خانماں برباد لوگوں کی نگہداشت کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ محکوم علاقوں کے لکھوکھا لوگوں کی ترقی میں خاص طور پر دلچسپی رکھتی ہے لیبیا اب آزاد و خود مختار ہے۔ اقوام متحدہ بین الاقوامی معاملات کے بارے میں متعدد میثاق مرتب کر چکی ہے۔ مثلاً نسل کشی کی ممانعت اور حقوق انسانی کا منشور وغیرہ۔

اقوام متحدہ کا منشور

ہم باشندگان اقوام متحدہ اس عزم صمیم کا اظہار کرتے ہیں کہ آئندہ نسل انسانی کو جنگ و جدال کی ان تباہ کاریوں اور ہولناکیوں سے محفوظ کیا جائے جو ہماری اپنی زندگی کے دوران میں دو مرتبہ نسل انسانی پر آفت ڈھا چکی اور ناقابل بیان مصائب و آلام نازل کر چکی ہے

بنیادی حقوق انسانی، جسم انسانی کی قدر قیمت مرد اور عورت اور چھوٹی بڑی اقوام کے مساویانہ حقوق پر اپنے ایقان و اذعان کی توثیق مزید کرتے ہیں ——— ہم عزم صمیم کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ایسے حالات پیدا کئے جائیں جن کے تحت معاہدات اور دیگر بین الاقوامی قانون کے ذرائع سے عائد شدہ واجبات کا احترام اور انصاف برقرار رکھا جائے

ہم اس عزم صمیم کا اظہار کرتے ہیں کہ وسیع تر آزادی کے زیر سایہ سماجی ترقی اور بہتر معیار زندگی کو ترقی دی جا سکے۔

ان اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ہم رواداری برتیں گے اور اچھے ہمسایوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ پر امن زندگی بسر کر سکیں گے اور اپنی طاقت کو بین الاقوامی امن و تحفظ کی برقراری کے لئے متحد کریں گے۔ اور ایسے اصول اور طریق اختیار کریں گے کہ مشترکہ مفاد کی حفاظت کے سوا کبھی مسلح طاقت کے استعمال نہ کئے جانے کی طمانیت حاصل ہو اور تمام اقوام کی سلامتی اور سماجی ترقی کے لئے بین الاقوامی تنظیم کو استعمال کریں گے۔ اس لئے ہم طے کرتے ہیں کہ ان اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ہم اپنی مساعی کو یکجا کریں گے۔

بنا برآں ہماری اپنی اپنی حکومتوں نے سان فرانسسکو (امریکہ) میں مجتمع شدہ اپنے اپنے نمائندگان کے توسط سے جنہوں نے اپنے کامل اختیارات کا بخیر و حسن و خوبی مظاہرہ کیا ہے اس منشور (اقوام متحدہ) پر چونکہ اتفاق رائے کر لیا ہے۔ اس لئے وہ بذریعہ ہذا ایک بین الاقوامی تنظیم کی تاسیس کرتے ہیں جو "اقوام متحدہ" کے نام سے موسوم ہے۔

اغراض و مقاصد

دفعہ (۱) اقوام متحدہ کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں:۔

(۱) بین الاقوامی امن و تحفظ کی برقراری اور مقصد کے حصول کے لئے تمام اجتماعی مؤثر تدابیر کا اختیار کرنا تاکہ امن کو لاحق ہونے والے خطرات کا انسداد کیا جائے اور جارحانہ حملوں اور دیگر امن دشمن افعال کو روکا جائے اور پر امن طریقوں سے نیز انصاف اور بین الاقوامی قانون کے مطابق ان بین الاقوامی نزاعات اور صورت حال کا جو امن شکنی کے باعث ہوں مفاہمت یا تصفیہ کیا جائے۔

(۲) مساویانہ حقوق اور اقوام کے حق خود ارادیت کے اصول کے احترام کی اساس پر اقوام کے مابین دوستانہ تعلقات کو ترقی دینا اور عالمگیر امن و امان کی تقویت کے لئے دیگر مناسب تدابیر اختیار کرنا

(۳) معاشی، سماجی، ثقافتی یا انسانیت دوستی کی نوعیت کے بین الاقوامی مسائل طے کرنے کے لئے بین الاقوامی تعاون حاصل کرنا۔ اور نسل۔ جنس زبان اور مذہب کے امتیاز کے بغیر انسانی حقوق کے احترام نیز تمام انسانوں کے لئے بنیادی آزادی کے جذبے کو ابھارنا اور تقویت دینا۔

(۴) اس مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے اقوام و ممالک کی سرگرمیوں میں ہم آہنگی اور روابط پیدا کرنے والے مرکز کی حیثیت اختیار کرنا۔

دفعہ ۲-(۱) یہ تنظیم اور اس کے ارکان دفعہ (۱) میں بیان کردہ اغراض و مقاصد کی پیش رفت میں حسب ذیل اصول پر عمل پیرا ہوں گے۔

(۱) اس تنظیم کی اساس یہ اصول ہے کہ اس کے تمام ارکان مقتدر اور مساوی ہوں گے۔

(۲) اس مقصد کی خاطر کہ رکنیت سے حاصل ہونے والے حقوق و مراعات سے تمام مساوی طور پر متمتع ہوں۔ تمام ارکان نیک نیتی کے ساتھ ان فرائض و واجبات کو پورا کریں گے۔ جو اس منشور کے تحت ان پر عائد ہوتے ہیں۔

(۳) تمام ارکان اپنے بین الاقوامی نزاعات کا پر امن طور پر اس طرح تصفیہ کریں گے کہ اپنے بین الاقوامی تعلقات میں کسی دوسری مملکت کی علاقہ داری۔ سالمیت یا سیاسی آزادی کے خلاف طاقت کی دھمکی یا اس کے استعمال سے اجتناب کریں گے اور ہر ایسے فعل سے باز رہیں گے جو اقوام متحدہ کے اغراض و مقاصد کے منافی و معارض ہو۔

(۴) تمام ارکان اقوام متحدہ اس منشور کے تحت اختیار کی ہوئی کارروائی میں اقوام متحدہ کو ہر قسم کی امداد دیں گے۔ اور کسی ایسی مملکت کو امداد دینے سے باز رہیں گے جس کے خلاف اقوام متحدہ انسدادی یا نافذانہ کارروائی کر رہی ہو۔

(۵) یہ تنظیم اس امر کا یقین حاصل کرنا چاہتی ہے کہ جو مملکتیں اس کی رکن نہیں ہیں وہ بھی بین الاقوامی امن کے تحفظ کے لئے حتی الامکان ان اصولوں کی متابعت کریں گے۔

(۶) اس منشور کے کسی جزو کا یہ منشا نہیں ہے کہ اقوام متحدہ کو کسی مملکت کے خاص گھریلو اختیار سماعت کے معاملات میں مداخلت بے جا کا اختیار دیا جائے جو خالصتاً اس مملکت کا داخلی معاملہ ہے اور نہ ایسے ارکان کو اس نوع کے معاملات کو بغرض تصفیہ پیش کرنے پر از روئے منشور مجبور کر سکتی ہے۔ لیکن اس اصول سے کسی طرح باب ہفتم کے تحت نافذانہ کارروائی کرنے کا اختیار متاثر نہیں ہوتا۔

(نوائے وقت لاہور)

افغانستان نے پاکستان کی سرحد پر فوجیں جمع کرنی شروع کر دیں

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے یہاں بتایا کہ حکومت کو ڈیورنڈ لائن کے اس پار دفغان قبائلیوں اور فوج کی نقل حرکت کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ حکومت کو ان اطلاعات سے کوئی تشویش نہیں ہے۔ وہ ٹھنڈے دل سے صورت حال کا مطالعہ کر رہی ہے ترجمان نے کہا کہ اگر افغانستان نے اس حد سے تجاوز کیا تو حکومت پاکستان مناسب کارروائی سے گریز نہیں کرے گی۔

ترجمان نے مزید کہا کہ دو دوست ملکوں نے ماضی میں پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کی اصلاح کے لئے کوشش کی ہے انہیں تازہ صورتِ حال سے مطلع کر دیا گیا ہے اور ان کا ردّ عمل پاکستان کے حق میں رہا ہے۔

مشرقی پنجاب کا میلوں رقبہ ریگستان میں تبدیل ہوگیا

چنڈی گڑھ ۲۴ اکتوبر۔ حالیہ سیلاب سے مشرقی پنجاب کا ایک وسیع علاقہ ریگستان میں تبدیل ہوگیا ہے۔ میلوں رقبہ میں ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔ دو سو گاؤں دو سے پانچ فٹ گہری ریت کی تہہ میں دب گئے ہیں۔ پچاس ہزار اشخاص اپنے ذرائع معاش سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور کل تباہی و بربادی سے ہمکنار ہیں۔ صوبہ کے ۷۰ فی صد پرائمری سکولوں کی عمارات تباہ ہو گئی ہیں۔ اور ایک وسیع علاقہ میں کاشت کے امکانات ختم ہو گئے ہیں۔ مشرقی پنجاب میں حالیہ سیلاب سے متاثر علاقہ کا بیشتر زرخیز و شاداب علاقہ ریت بھرے ریگستان میں تبدیل ہو گیا ہے۔ بیاس اور چکی کے کنارے اور ضلع گورداسپور میں پاک و ہند سرحد پر واقع دو سو گاؤں میں سیلاب کا پانی اترنے کے بعد دو سے پانچ فٹ تک ریت کی تہہ جم گئی ہے گورداسپور کے علاقہ میں غلہ کی کھڑی فصل مکمل طور پر ریت میں چھپ گئی ہے۔ اور ۰۰ گاؤں ریت سے تباہ ہو گئے ہیں

درخواست دعاء

میرے والد محترم سید علی احمد صاحب انبالوی عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں اور اب بیماری انتہائی شدت اختیار کر گئی ہے جس کی وجہ سے سخت لاغر ہو گئے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

سید شاہ میر احمد اشرف